سوال

(338) بیوی کوماں، بہن کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی کوتین دفعہ ماں، بہن کہہ دیا ہے کیاایسے کلمات کہنے سے طلاق ہوجاتی ہے، اگرہوجاتی ہے تورجوع کی کیاصورت ہوگی؟کتاب وسنت کی روشنی میں میری مشکل حل کرنے میں مدد کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عرب معاشرہ میں بسااوقات یہ صورت پیش آتی تھی کہ جب میاں بیوی کاکسی معاملہ میں جھگڑاہوجاتا توخاوند غصہ میں آکرکہتا: ’’تومیرے لئے میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔‘‘مطلب یہ ہوتا ہے کہ تجھ سے مباشرت کرنامیرے لئے ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے مباشرت کروں۔اسے شریعت کی اصطلاح میں ’’ظہار‘‘کہا جاتا ہے۔ہمارے ہاں بھی بہت سے نادان لوگ بیوی سے لڑکراسے ماں، بہن اوربیٹی سے تشبیہ دے بیٹھتے ہیں مطلب یہ ہوتا ہے کہ گویاآدمی اب اسے بیوی نہیں بلکہ ان عورتوں کی طرح سمجھتا ہے جواس کےلیے حرام ہیں ۔اس فعل کانام ’’ظہار‘‘ ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسی بات کوناپسندیدہ اورجھوٹی بات قراردیا ہے اورکفارہ کے طورپراس کی کچھ سزابھی رکھی ہے،جس کی تفصیل سورۂ مجادلہ میں بیان ہوئی ہے،اس کامطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی کوایسے کلمات کہنا ایک بہت بڑاگناہ اورحرام فعل ہے۔اس کامرتکب سزاکاحق دار ہے۔لیکن جوشخص اپنی بیوی کوماں یابہن کہہ دیتا ہے تشبیہ وغیرہ نہیں دیتا کیا یہ صورت بھی ظہار ہوگی یانہیں؟اس میں کچھ اختلاف ہے۔حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کویہ کہتے ہوئے سنا کہ اپنی بیوی کوبہن کہہ کرپکاررہاتھا۔اس پرآپ نے بطورغصہ فرمایا: ’’کیا یہ تیری بہن ہے؟‘‘آپ نے اسے ناپسند کرتے ہوئے منع فرمایا ہے۔ [ابوداؤد،الطلاق:۲۲۱۰]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کوماں یابہن کہنے سے ظہار تونہیں ہوتا، البتہ سخت بے ہودہ بات ضرور ہے۔اس سے اجتناب کرنا چاہیے،البتہ مالکی حضرات اسے بھی ظہار قراردیتے ہیں۔حنابلہ کے ہاں اس میں کچھ تفصیل ہے کہ اگرایسے کلمات بحالت غصہ کہے جائیں توظہار ہوگا۔اگرپیارومحبت کی بات کرتے ہوئے ایسے کلمات کہہ دیے جائیں توانتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے لیکن اسے ظہار نہیں قراردیاجائے گا۔صورت مسئولہ میں خاوند نے اپنی بیوی کوماں،بہن کہا ہے۔ہمارے نزدیک یہ ظہار نہیں ہے کیونکہ اس نے ابدی محرمات میں سے کسی عورت کے کسی ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ نہیں دی،جس پراس کانظرڈالنا حرام تھا۔طلاق توکسی صورت میں نہیں ہے چونکہ سائل نے ایک بے ہودہ اورناپسندیدہ بات کہی ہے،اس لئے اسے چاہیے کہ اس گناہ کی تلافی کےلئے صدقہ وخیرات کرے اورآیندہ ایسی حرکت کرنے سے توبہ کرے،کیونکہ ایساکرنامؤمن کی شان کے خلاف ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:353